مقالہ ہذا کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر باب تین فصول پر مشتمل ہے۔ ابواب و فصول میں ربط قائم رکھنے کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے۔ نیز یہ بات بھی مد نظر رکھی ہے کہ ابحاث کا خلاصہ خصوصی طور پر یا فصل کی آخری سطور میں بیان کر دیا جائے۔ ابواب کی وضاحت حسبِ ذیل ہے:

باب اول "عربی قاموس نگاری" یہ باب تعارف، اہمیت پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل میں قاموس نگاری کا معنی و مفہوم، اس کی ضرورت و افادیت نیز قبل از اسلام قاموس نگاری کا تعارف پیش کیا ہے۔ عربی ڈکشنری کے لیے اصطلاحات قاموس، معجم وغیرہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ موسوعہ، فہرس اور معجم میں فرق بیان کیا ہے۔ نیز معجم لغوی کی شرائط اور خصوصیات سے بحث کی گئی ہے۔

فصل دوم میں قاموس نگاری کے ارتقائی پس منظر سے بحث کی گئی ہے۔ جس میں قاموس نگاری کے اولین محرکات اور دیگر اسباب تالیفِ قاموس کو بیان کیا ہے۔ اخذ و نقل اور جمع و تدوین لغت کے مراحل اور ادوار کو بیان کیا ہے۔ نیز آخر پر معاجم لغویہ کی انواع بھی بیان کی ہیں۔ فصل سوم میں عربی قاموس نگاری کے مناہج کو بیان کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر تین مناہج میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان کے ذیل میں دیگر تمام مناہج کو ذکر کر دیا ہے۔ بعد ازاں ان مناہج کی معاجم کو پانچ مدارس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نقشہ کی صورت میں بھی انھیں شامل کیا ہے۔ چونکہ موجودہ دور ڈیجیٹل ملٹی میڈیا کا ہے۔ اس کی ضرورت اور اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے آخر میں اہم برقی معاجم کو بیان کیا گیا ہے جو دارسین و مدرسین کے لیے یکساں مفید ہیں۔

باب دوم: "بنیادی عربی قوامیس کا تعارفی جائزہ"، تین اہم معاجم کے تعارفی جائزہ پر مشتمل ہے۔ جس میں ان معاجم کی ترتیب و منہج، خصوصیات، تفردات و اہمیت اور قابلِ مواخذہ امور سے بحث کی گئی ہے۔ فصل اول میں کتاب العین کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے جو عربی قاموس نگاری کی پہلی باقاعدہ کوشش تھی۔ فصل دوم میں امام جوہری کی الصحاح کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے، جس کا مقصد العین اور اس کے منہج پر لکھی گئی قوامیس کی پیچیدگی کو دور کرنا تھا۔ فصل سوم زمخشری کی اساس البلاغۃ پر ہے جس میں الصحاح کی ترتیب و تنظیم میں کچھ رد و بدل کیا گیا اور پھر یہ ترتیب نہایت مشہور اور متداول ہوئی۔

باب سوم: "قوامیس عربیہ کا تقابلی جائزہ" پچھلے باب میں بیان کردہ تین معاجم کے مناہج پر لکھی گئی قوامیس کا تعارف پیش کیا گیا ہے اور ان قوامیس کا آپس میں تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ نیز ہر فصل کے آخر پر خلاصہ شامل کیا گیا ہے۔ ان کے خصائص، نقائص، تفردات اور ترتیب و منہج پر بحث کی گئی ہے۔